قبلۂ اوّل پر یہود و نصاریٰ کا غلبہ

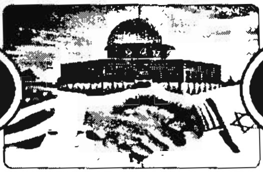

1967ء میں اسرائیل۔عرب جنگ میں، مصر، اردن اور شام کی ذلت آمیز شکست کے بعد اسرائیل نے صحرائے سینا اور نہر سویز پر قبضہ کر کے دنیا کو بتا دیا کہ وہ پورے عالم عرب کو جب چاہے تہس نہس کر سکتا ہے۔ دریائے اردن کا مغربی علاقہ اور گولان کی پہاڑیوں پر اس کا تسلط آج تک برقرار ہے۔ مسجد اقصیٰ اردن کے ہاتھ سے نکل گئی۔ صرف عرب ہی نہیں عجم بھی، اسرائیلی استبداد کے سامنے سرنگوں ہو گیا۔ فلسطین کا نام بھی مٹ گیا۔

آخری ضرب امریکہ نے لگائی اور بیت المقدس میں اپنا سفارت خانہ منتقل کر کے اعلان کر دیا کہ یروشلم پر اسرائیلی قبضہ اب مستقل ہے۔ اس اقدام سے پورے عالم اسلام کے منہ پر ایک زناٹے دار طمانچہ جڑ دیا جس کی صدائے بازگشت، مسلمانانِ عالم کی صدائے احتجاج و آہ و فغاں میں گم ہو کر رہ گئی۔ ٹرمپ کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی، او۔آئی۔سی نے بھی انگڑائی لی۔ شاہ سلمان بن عبدالعزیز آل سعود اور طیب اردگان نے بھی آواز اٹھائی۔ پر بات نشستند، گفتند و برخاستند سے آگے نہ بڑھی۔

ایسا کیوں ہے؟ ہم اس کا بارہا جواب دے چکے ہیں۔ اس کو ہم اللہ کی طرف سے سزا کہتے ہیں۔ دنیا میں 52 آزاد مسلم ریاستوں کے ڈیڑھ ارب سے زائد مسلمان تصویر حیرت بنے ہیں۔ پاکستان سمیت سبھی اپنی سلامتی، نام نہاد آزادی و خود مختاری کی ضمانت امریکہ سے حاصل کرتے ہیں۔ عجم سے عرب کو اور عرب سے عجم کو خطرہ لاحق رہتا ہے۔ پاکستان سے افغانستان کو اور افغانستان سے پاکستان کو دہشت گردی ملتی ہے۔ انڈیا، جو اسلام کا ازلی دشمن ہے، ایران اور عربی علاقوں میں پردھان بن کر بیٹھا ہے۔ کیا یہ قیامت سے کم ہے۔ انڈیا ہمارا نہیں بلکہ اسلام کا دشمن ہے اور اہل اسلام اس کی گود میں بیٹھے ہیں۔ حوثی باغی مکہ مدینہ پر راکٹ برساتے ہوں تو ٹرمپ اپنا سفارت خانہ بیت المقدس میں کیوں نہ منتقل کرے۔ اس کا یہ اقدام بیت المقدس پر اسرائیلی قبضہ پر مہر تصدیق ہے۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون.

روہنگیا مسلمان

فلسطین، کشمیر اور برما کے مسلمان اپنی بے بسی پر آنسو بہا رہے ہیں۔ سوائے رونے اور مرنے کے ان کا کوئی کام نہیں مگر یہ سب، یہ نہیں سمجھتے کہ آخر روئے زمین پر قائم مہاجر کیمپوں میں صرف مسلمان ہی کیوں مقیم ہیں؟ کشمیری مسلمان' اپنے گھر میں درجنوں کی تعداد میں بھارتی گولیوں کا شکار بنتے ہیں مگر عالمی ضمیر سو گیا ہے۔